Name of Journal: Al-Anfal
ISSN (Online): 3006-5208
ISSN (Print): 3006-5194
Name of Publisher: Al-Anfal Education & Research
Vol. 3 No. 3 (2025)

Raga and Meter: Basic Relation

راگ اور بحر: بنیادی تعلق

Arbab Khan
Ph.D Scholar, Departmaent of Urdu, Hazara university Mansehra. Email: dr.khan.urdu@gmail.com
Dr. Mutahir Shah
Assistant Professor, Department of Urdu, Hazara Univrisity, Manshera

Abstract
Raga is musical arrangement that refers to a set of tones that xpress a particular mood or harmony. It is a structre used to orngize music and creates emotion in it. While Behar is realted to the science of music, which refers to the special set of elements on which the isntruments of poetry are adjusted. Although music and music are separate sciences, they are nevertherless deeply connected. In the science of music the melodies of songs are arranged with the help of melodies. While in the science of rhthem, the weight of poems is determined with the help of rhythms, because songs are also a type of poetery, therefore they are necessarily in some rhythem. On the other hand, the lyrics of a song are also necessarily arranged in some melody, therefore there is a definite relationship between melody and rhythem. Just as songs

can be arranged in a specific melody, songs are also composed in specific behars. In ths article, we will find out whether songs arranged in in specific meledies belong to specific behars and what the basic relationship between melodies and behars is.

Keywords: Raga, Meter, Aruz, Basi relation, Songs, Sargam, Arkan

راگ موسیقی کے اصطلاح ہے جس سے مراد سروں کا ایک مجموعہ ہے جو ایک خاص موڈ یا جذبے کو ظاہر کرتاہے۔ علمِ موسیقی میں دس بنیادی ٹھاٹھ ہیں جن سے ہزاروں راگ اور راگنیاں ترتیب دی گئی ہیں۔ اس میں بنیادی طور پر سات سُر یعنی سارےگاماپادھانی۔ ہیں۔ انہی سات سروں سے راگوں اور راگنیوں کو تشکیل دیا جاتا ہے۔ علمِ موسیقی اور راگ کے بارے میں اصغر علی روحی لکھتے ہیں:

"موسیقی زبانِ سریانی کا لفظ ہے یعنی سرود یا راگ کا علم اور یونانی زبان میں لحن کے معنی میں مستعمل ہے۔"(۱)

اسی طرح بحر علمِ عروض کی اصطلاح ہے جس سے مراد ارکان کا وہ مخصوص مجموعہ یا ڈھانچہ جس پر اشعار کا وزن درست کیاجاتا ہے۔ علمِ عروض کے بارے میں شاعر علی شاعر لکھتے ہیں:

"علمِ عروض کے بارے میں خود موجدِ فنِ عروض نے لکھا ہے کہ عروض وہ علم ہے جو اشعار میں اوزان کے احوال، اس کے الفاظ اور تراکیب سے بحث کرتا ہے۔"(۲)

عروض کا مادہ ف۔ع۔ل ہے۔ چناں چہ کہاجاسکتاہے کہ جس طرح موسیقی میں سرگم سے راگوں کی تشکیل کی جاتی ہے اسی طرح عروض میں ف۔ع۔ل کے مادے سے ارکان تشکیل پاتے ہیں جن سے بحریں بنتی ہیں۔ خالقِ ارض و سمانے کائنات کی ہر شے کو ترتیب و توازن کے ساتھ پیدا کیا ہے۔ مثال کے طور پر انسانی جسم پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر اس میں ترتیب و توازن کارفرما نہ ہوتا تو انسان کس قدر بدصورت دکھائی دیتا۔ چناں چہ انسانی دل بھی فعلن کے وزن پر دھڑکتا ہے۔ یعنی دھک دھک، دھک دھک کو فعلن فعلن پڑھیں اور اللہ سے بدل لیں تو معلوم ہوتا ہے کہ روح کو کیوں امرِ الٰہی قرار دیا گیا ہےپس علمِ موسیقی اور علمِ عروض، یعنی راگ اور بحر کا آپس میں بنیادی اور گہرا تعلق ہے۔ علم عروض اور موسیقی کے تعلق کے بارے میں آغا صادق لکھتے ہیں:

"جس طرح علمِ موسیقی میں اساتذہ فن نے حروف ت۔ن اور ا کو تال درست کرتے وقت یا سُر

Name of Journal: Al-Anfal
ISSN (Online): 3006-5208
ISSN (Print): 3006-5194
Name of Publisher: Al-Anfal Education & Research
Vol. 3 No. 3 (2025)

بھرتے وقت تجویز کیا ہے۔ جیسا کہ کسی مطرب
کو تن تنا، تن تنا کہتے سنا جا تا ہے۔ اسی طرح
خلیل بن احمد نے مختلف اوزان کو قائم کرنے کے
لیے حروف۔ ف۔ع۔ل کو اختیار کیا ہے۔"[۳]

علمِ عروض میں جن دس بنیادی ارکان سے بحریں تشکیل پاتی ہیں وہ دو طرح کے ہیں:

۱۔ خماسی۔(پانچ حرفی)
۲۔ سباعی۔(سات حرفی)

Name of Journal: Al-Anfal
ISSN (Online): 3006-5208
ISSN (Print): 3006-5194
Name of Publisher: Al-Anfal Education & Research
Vol. 3 No. 3 (2025)

بالکل ایسے ہی علمِ موسیقی بھی راگوں کی تقسیم موجود ہے:

۱۔ اوڈو۔(پانچ سروں کا راگ)
۲۔ کھاڈو۔(چھ سروں کا راگ)
۳۔ سمپورن۔(سات سروں کا راگ)

عروں آہنگ کی میزان ہے۔ سید باقر علی کے مطابق تو علم عروض کی بنیاد ہی علمِ موسیقی پر ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

"علمِ عروض کی اساس و بنیاد علمِ موسیقی پر ہے۔ چناں چہ جب تار پر مضراب پڑتی ہے تو اس سے ایک جھنکار پیدا ہوتی ہے اور اس جھنکار کو "نقرہ" کہتے ہیں۔مضراب کا ایک نقرہ ایک متحرک مع ایک ساکن پیدا کرتا ہے۔ یعنی تن موسیقی کا مدار "تے" اور "ن" پر ہے جو باہمی اختلاط کے سبب تن تن کی آواز پیدا کرتا ہے اور علمِ عروض کا مدار ف۔ع۔ل۔ن پر ہے جو باہمی اختلاط کے بعد فعلن میں تبدیل ہوجاتا ہے"(۴)

علمِ عروض میں بحروں کے ارکان کے ذریعے اوزان معلوم کرتے ہوئے نظم و نثر کا فرق معلوم کیاجاتا ہےجب کہ موسیقی میں راگوں کی بندش اور ترتیب و توازن سے شور اور موسیقی کے فرق کو واضح کیاجاتا ہے۔ گیان چند لکھتے ہیں:

"جس طرح استاد موسیقی کی لے بندی کے لیے سُر اور تال کی بنا پر مختلف راگ بنائے گئے اسی طرح شاعری کے بولوں کو منضبط کرنے کے لیے عروض کا فن اختراع کیا گیا۔عروض وسیلہ ہے، شاعری مقصود۔"(۵)

ہم جان چکے ہیں راگ اور بحر یعنی عروض اور موسیقی کا آپس میں بہت گہرا تعلق ہے اور یہ ابتدا سے آخر تک قائم و دائم ہے۔ چناں چہ ذیل میں گانوں کی ایک فہرست دی جا رہی ہے جس سے بحروں اور راگوں (ٹھاٹھوں)کے بنیادی تعلق کو مزید بہتر طور پر سمجھنے میں مدد ملے گی اور یہ تعلق مزید کھل کر سامنے آئے گا۔

گانا	راگ	ٹھاٹھ	بحر
گھر آیا میرا پردیسی	بھیروی	بھیروی	متقارب
نگاہیں ملا کر بدل جانے والے	بھیروی	بھیروی	متقارب
کوئی جب تمہارا ہردےتوڑ دے	چاروکیشی	کافی	متقارب
اے دنیا کیا تجھ سے کہیں	کافی	کافی	متقارب
بن بارش برسات نہ ہوگی	مدھومت سارنگ	کافی	متقارب
تو ہے پھول مرے گلشن کا	بھیم پلاسی	کافی	متقارب
راجہ کی آئے گی بارات	بھیروی	بھیروی	متقارب
اگر بے وفا تجھ کو پہچان جاتے	بھیروی	بھیروی	متقارب
چل اُڑ جا رے پنچھی	پہاڑی	بلاول	متقارب
جلتے ہیں ارمان مرا دل روتا	کافی	کافی	متقارب

Name of Journal: Al-Anfal
ISSN (Online): 3006-5208
ISSN (Print): 3006-5194
Name of Publisher: Al-Anfal Education & Research
Vol. 3 No. 3 (2025)

ہے			
رم جھم رم جھم پڑے پھوار	کافی	کافی	متقارب
لٹ الجھی سلجھا رے بالم	کافی	کافی	متقارب
میں پاگل میرا منوا پاگل	کیدار	کلیان	متقارب
محبت کی جھوٹی کہانی پہ روئے	درباری	اساوری	متقارب
میرا جوتا ہے جاپانی	بھیروی	بھیروی	متقارب
سب کچھ سیکھا ہم نے	بھیروی	بھیروی	متقارب
تیرا جادو نہ چلے گا او سپیرے	بھیروی	بھیروی	متقارب
ٹوٹے نہ دل ٹوٹے نہ	بھیروی	بھیروی	متقارب
بستی بستی پربت پربت گاتا جائے	درباری کناڈا	اساوری	متقارب
دل جلتا ہے تو جلنے دے	درباری کناڈا	اساوری	متقارب
میری یاد میں تم نہ آنسو بہانا	جونپوری	اساوری	متقارب
یہ دل اور ان کی نگاہوں کے	پہاڑی	بلاول	متقارب
چوری چوری کوئی آئے	پہاڑی	بلاول	متقارب
میرے نیناں ساون بھادوں	شِورنجانی	کافی	متقارب
جو وعدہ کیا وہ نبھاناپڑے گا	بھیروی	بھیروی	متقارب
دو دل ٹوٹے دو دل ہارے	پہاڑی	بلاول	متقارب
وہ جب یاد ہے بہت یاد ہے	کلیان	کلیان	متقارب
زمانے میں رہ کے رہے ہم اکیلے	بھوپالی	کلیان	متقارب
کہیں دو دل جو مل جاتے	کلیان/کے قریب	کلیان	ہزج
کسے معلوم تھا اک دن	بھیروی	بھیروی	ہزج
بے دردی بالما تجھ کو	چاروکیشی	پوریا کے قریب	ہزج
نگاہیں ہوگئیں پرنم	بھوپالی	کلیان	ہزج
اکیلے ہیں چلے آؤ	چاروکیشی	پوریا کے قریب	ہزج
کہاں ہو تم چلے آؤ	کلیان	کلیان	ہزج
تری آنکھوں کے دریا کا	بھیروی	بھیروی	ہزج
بہارو پھول برساؤ	شِورنجانی	کافی	ہزج
تصویر بناتا ہوں	پہاڑی	بلاول	ہزج
سوبار جنم لیں گے	کوشک کناڈا	اساوری	ہزج
ہم تم سے جدا ہو کے	درباری	اساوری	ہزج
ہنگامہ ہے کیوں برپا	درباری	اساوری	ہزج
اگر مجھ سے محبت ہے	درباری	اساوری	ہزج
یہ دنیا ہے یہاں دل کا	بھیروی	بھیروی	ہزج
ان آنکھوں کی مستی کے	بھوپالی	کلیان	ہزج
ٹوٹے ہوئے خوابوں نے	درباری	اساوری	ہزج
بچپن کی محبت کو	مانڈ	بلاول	ہزج

AL- ANFAL

Name of Journal: Al-Anfal
ISSN (Online): 3006-5208
ISSN (Print): 3006-5194
Name of Publisher: Al-Anfal Education & Research
Vol. 3 No. 3 (2025)

AL- ANFAL
SLOGAN HERE

تم اپنا رنج و غم اپنی پریشانی	پہاڑی	بلاول	ہزج
انصاف کا مندر ہے یہ	بھیروی	بھیروی	ہزج
چھپا کر میری آنکھوں کو	دیپک	بلاول	ہزج
بے کس پہ کرم کیجیے	کیدار	کلیان	ہزج
دوست دوست نہ رہا	بھیروی	بھیروی	ہزج
دل کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے	بھیم پلاسی	کافی	رمل
آپ کی نظروں نے سمجھا	بھیروی	بھیروی	رمل
چاندی کی دیوار نہ توڑی	اساوری	اساوری	رمل
تم نہ جانے کس جہاں میں	دیپک	بلاول	رمل
یہ زندگی کے میلے	بھیروی	بھیروی	رمل
زندگی میں تو سبھی	بھیم پلاسی	کافی	رمل
سرفروشی کے تمنا اب ہمارے	درباری کناڈا	اساوری	رمل
اک ستم اور مری جاں	کافی	کافی	رمل
اس بھری دنیا میں	بھیروی	بھیروی	رمل
ہمیں کوئی غم نہیں تھا	اہیربھیرو	بھیرو	رمل
چھوڑ دے ساری دنیا	چاروکیشی	پوریا کے قریب	متدارک
بے رحم آسماں	اساوری	اساوری	متدارک
پی گھر آج پیاری	پلو	کافی	متدارک
تم ملے دل کھلے	بھیم پلاسی	کافی	متدارک
رات بھر کا ہے مہماں	جوگیا	بھیرو	متدارک
بے خودی میں صنم	چاروکیشی	پوریا کے قریب	متدارک
اے مرے دل کہیں اور چل	بھیروی	بھیروی	متدارک
ہم سے بدل گیا نگاہیں	کلیان	کلیان	مضارع
شعلہ سا جل بجھا ہوں	کلیان	کلیان	مضارع
او دور کے مسافر	بھیروی	بھیروی	مضارع
یہ زندگی کے میلے	بھیروی	بھیروی	مضارع
سب کچھ لٹا کہ ہوش میں	پہاڑی/راکیشیری	بلاول	مضارع
لگ جا گلے کہ پھر یہ	پہاڑی	بلاول	مضارع
موسم ہے عاشقانہ	کلیان	کلیان	مضارع
رہا گردشوں میں ہر دم	درباری	اساوری	مضارع
دل میں تجھے بٹھا کہ	درباری کناڈا	اساوری	مضارع
کتنا حسین ہے موسم	درباری کناڈا	اساوری	مضارع
وہ دل کہاں سے لاؤں	پہاڑی	بلاول	مضارع
یہ کیا جگہ ہے دوستو	یمن کلیان	کلیان	مضارع
آئے ہو میری زندگی میں تم	کلیان	کلیان	مضارع
دنیا ہمارے پیار کی یونہی	ہمیر	کلیان	مضارع
ہم بے خودی میں تجھ کو	چھیانٹ	کلیان	مضارع
کبھی کبھی میرے دل میں	پہاڑی	بلاول	مجتث
کسی نظر کو ترا انتظار	بھیروی	بھیروی	مجتث

AL- ANFAL

Name of Journal: Al-Anfal
ISSN (Online): 3006-5208
ISSN (Print): 3006-5194
Name of Publisher: Al-Anfal Education & Research
Vol. 3 No. 3 (2025)

AL- ANFAL
SLOGAN HERE

یہ وادیاں یہ فضائیں	پہاڑی	بلاول	مجتث
غریب جان کے ہم کو نہ تم	بھیروی	بھیروی	مجتث
تم مجھے یوں بھلا نہ پاؤ گے	جھنجھوتی	متوقع کھماج	خفیف
یاد میں تیری جاگ جاگ کہ	اساوری	اساوری	خفیف
دل میں ایک لہر سی	پہاڑی	بلاول	خفیف
سنائی دیتی ہے جس کی دھڑکن	بھیروی	بھیروی	مرغوب
ہماری سانسوں میں آج تک وہ	کافی	کافی	مرغوب

مندرجہ بالا فہرست میں کم و بیش سو گانوں ان کے راگوں ، ٹھاٹھوں اور بحروں کے نمونے لینے کے بعد عروض اور موسیقی یعنی راگ اور بحر کے بارے میں حاصلاتِ تحقیق ہمارے سامنے آتے ہیں وہ درج ذیل ہیں:

۱۔ بحر متقارب میں لکھے گئے گانے کی کافی اور بھیروی ٹھاٹھ کے راگوں میں زیادہ دھنیں ترتیب دی گئی ہیں۔یعنی اس بحر کے گانوں کی دھنیں بھیروی اور کافی کے راگوں میں زیادہ مدھر اور سریلی معلوم ہوتی ہیں۔ مختصر یہ کہ ان دو ٹھاٹھوں کا بحرِ متقارب کے ساتھ زیادہ تعلق ظاہر ہوتا ہے۔

۲۔ بحرِ حزج میں لکھے گئے گانوں کی دھنیں کلیان اور اساوری میں آسانی سے ترتیب دی جا سکتی ہیں اور یہ اس میں زیادہ بھلی معلوم ہوتی ہیں۔ اب اگر کوئی بحرِ حزج کے گانوں کی موسیقی ترتیب دے تو اسے چاہیے کہ پہلے ان دو ٹھاٹھوں میں طبع آزمائی کر لے تاکہ سریلی دھن ترتیب دے سکے۔

۳۔ اسی طرح بحرِ رمل کے گانے زیادہ تر اساوری، بلاول، بھیروی اور کافی میں ترتیب دینا زیادہ سازگار اور فائدہ مند ثابت ہو سکتا ہے۔

۴۔ بحرِ متدارک کے گانے زیادہ تر کافی ٹھاٹھ کے راگوں میں ترتیب دیے گئے ہیں۔

۵۔ بحر مضارع کے گانے کلیان اور بلاول ٹھاٹھ کے لیے زیادہ ساز گار ہوتے ہیں۔

۶۔ مجتث کے بھیرو اور بلاول میں اور خفیف میں لکھے گئے گانوں کی دھنیں کسی بھی ٹھاٹھ کے کسی بھی راگ میں بہ آسانی ترتیب دی جا سکتی ہیں۔

مجموعی طور پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ بحروں راگوں کا آپس میں بنیادی تعلق ہے۔ یہ تعلق مزاج کا ہے یعنی کون سے ٹھاٹھ کے گانے کس بحر میں زیادہ بہتر دھن ترتیب دیتے ہیں۔

حوالہ جات

۱۔ اصغر علی روحی، "العروض و القوافی"، نامی پریس، لاہور، ۱۹۳۶ء ،ص۲۶

۲۔ شاعر علی شاعر، "اردو کا نیا عروض"، کشش پبلی کیشنز، کراچی، ۲۰۲۰ء،۱۷

۳۔ آغا صادق، "جوہرِ عروض"، انسٹی ٹیوٹ آف تھرڈ ورلڈ آرٹ، کراچی، ۱۹۶۸ء،ص۳۵

۴۔ باقر علی، سید، "شہرِ عروض"، ادارہ عالیہ تبلیغ و اشاعت، لکھنئو ، ۲۰۰۱ء، ص۶

۵۔ ڈاکٹر گیان چند ، اردو کا اپنا عروض، ثمر آفیسٹ پرنٹرز، دہلی، ۱۹۹۰ء، ص۷

۶۔ https //www.google.com ۹ july ۲۰۲۵ time ۱۰:۲۵PM